کتاب عربی زبان میں تھی۔ ترجمہ رواں اور اسلوب نہایت عمدہ ہے۔ کہیں ترجمے کا احساس نہیں ہوتا۔ مجموعی طور پر کتاب نہایت معلومات افزا ہے، اور عبرت خیز بھی۔ اس کے مطالعے سے اقبال کا مصرع شدت سے یاد آتا ہے: ؏ تھے تو آبا وہ تمھارے ہی مگر تم کیا ہو۔ (قاسم محمود احمد)

Tears for Pakistan [پاکستان کے لیے آنسو]، اقبال سیّد حسین۔ ملنے کا پتا: گلی ۱۴، کرشن نگر، گوجرانوالہ۔ فون: ۷۷۹۲۴۵۲-۰۳۰۰۔ صفحات: ۵۳۶۔ قیمت: ۷۰۰ روپے۔

اقبال سیّد حسین نے اس کتاب میں پاکستان کے حوالے سے اپنے گہرے احساسات قلم بند کیے ہیں۔ اُنھوں نے زندگی کا طویل عرصہ بیرونِ ملک گزارا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کو اقوامِ عالم میں وہ مقام نہ مل سکا جس کا وہ حق دار ہے۔

۱۹۷۷ء سے اب تک انگریزی زبان میں اُن کی ۱۲ کتابیں منظرعام پر آچکی ہیں۔ ۵۳۶ صفحات پر پھیلے ہوئے ۲۶ مضامین کی اس کتاب میں مصنف کم و بیش ہر اُس پہلو کی نشان دہی کرتا ہے جو پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کر رہا ہے یا پاکستان کو زوال کی طرف لے جا رہا ہے۔ اُن کی واضح راے یہ ہے کہ تعلیم سے دُوری نے پاکستانی قوم کے لیے بے انتہا مسائل کھڑے کیے ہیں۔ اُنھوں نے غیرملکی مفکرین دانش وروں اور قائدین کی آرا بھی فراخ دلی سے درج کی ہیں۔

اقبال سیّد حسین نے خلیل جبران سے لے کر ولیم بلیک اور نوم چومسکی اور کیرن آرمسٹرانگ تک، اور قرآن کریم سے لے کر روزمرہ پاکستانی اخبارات تک سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ چند مضامین یا پیراگراف ایسے ہیں کہ جنھیں مصنف نے دیگر دانش وروں کی تحریروں میں اہم سمجھا اور شکریے کے ساتھ اپنی کتاب میں شامل کیا۔ یونانی فلسفہ اور جدید مفکرین کی آرا سے وہ دل کھول کر استفادہ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان میں 'رہنمائی' موجود ہے۔ مُلّا، آرتھوڈوکسی اور قدامت پرستی پر بھی اپنے نقطۂ نظر سے کھل کر تنقید کی ہے۔

مصنف نے کئی درجن تصاویر بھی شامل کی ہیں۔ ان میں دکھایا گیا ہے کہ کوڑے کے ڈھیر پر سے بچے خوراک تلاش کر رہے ہیں یا وہ عورتیں جن کے چہرے پر تیزاب پھینک دیا گیا، یا وہ معصوم بچے جو زندگی کی گاڑی دھکیلنے کے عمل میں ۶، ۷ سال کی عمر ہی سے شریک ہو چکے ہیں۔

آج پاکستان اور اسلام اور اسلامی تحریکات کے حوالے سے جس قدر ہرزہ سرائی ہو رہی ہے،